Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

An Analytical Study of the Importance of Medicine, the Ethical Responsibilities of Physicians, and the Rights of Patients in the Light of Islamic Jurisprudence

فقہ اسلامی کی روشنی میں علم طب کی اہمیت، طبیب کی اخلاقی ذمہ داریاں اور مریض کے حقوق کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Ghulām Yaṣīn Aulakh (Corresponding Author)
Assistant Professor of Islamic Studies, Government Associate College, Mankera; PhD Scholar, Gomal University, Dera Ismail Khan, Pakistan.
gulamyasinaulkh768@gmail.com

2. ʿAbdul Waheed Asad
Head of Department of Islamic Studies, Government Graduate College, 18-Hazari; PhD Scholar, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

3.Āmir Ḥayāt
MS Clinical Psychology, University of Sahiwal, Pakistan.

Citation

Aulakh, Ghulām Yaṣīn and ʿAbdul Waheed Asad and Āmir Ḥayāt " An Analytical Study of the Importance of Medicine, the Ethical Responsibilities of Physicians, and the Rights of Patients in the Light of Islamic Jurisprudence."Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 368− 381.

Submission Timeline

Received: Sep 17, 2024
Revised: Oct 07, 2024
Accepted: Oct 28, 2024
Published Online: Nov 10, 2024

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

An Analytical Study of the Importance of Medicine, the Ethical Responsibilities of Physicians, and the Rights of Patients in the Light of Islamic Jurisprudence

فقہ اسلامی کی روشنی میں علم طب کی اہمیت، طبیب کی اخلاقی ذمہ داریاں اور مریض کے حقوق کا تحقیقی جائزہ

*غلام یٰسین اولکھ * عبدالوحید اسد * عامر حیات

Abstract

The field of medicine holds immense significance in human life as it directly relates to health, well-being, and the treatment of diseases. In Islamic jurisprudence, medicine is not only acknowledged but also encouraged as a noble profession due to its role in preserving human life, which is one of the five objectives of Islamic law (Maqāṣid al-Sharīʿah). This study aims to explore the ethical responsibilities of physicians and the rights of patients in light of Islamic teachings. It delves into the moral obligations of doctors, such as honesty, confidentiality, and providing the best possible care, while also emphasizing the patient's right to informed consent, respect, and equitable treatment. The paper highlights the balance between a physician's professional duties and the spiritual accountability emphasized in Islamic jurisprudence. Additionally, the study examines contemporary challenges in medical ethics, including issues of malpractice and negligence, through the lens of Islamic principles. By integrating traditional Islamic values with modern medical ethics, the study provides practical recommendations to ensure a harmonious relationship between medical practice and moral conduct.

Keywords: Islamic Jurisprudence, Medical Ethics, Physicians' Responsibilities, Patients' Rights, Medicine.

تعارف موضوع

اسلام نے انسان کی زندگی کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور اس کے تحفظ کو شریعت کے بنیادی مقاصد میں شامل کیا ہے۔ علم طب، انسانی صحت، بیماریوں کے علاج اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ فقہ اسلامی میں علم طب کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کیونکہ یہ انسانی

* اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، منکیرہ؛ پی ایچ ڈی اسکالر، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

* صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ گریجویٹ کالج 18 ہزاری، پی ایچ ڈی اسکالر پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

* ایم ایس کلینکل سائکالوجی، یونیورسٹی آف ساہیوال، پاکستان۔

جان کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طبیب کی اخلاقی ذمہ داریوں اور مریض کے حقوق کا جائزہ لینا ہے۔ تحقیق میں طبیب کے فرائض، جیسے دیانت داری، رازداری اور بہترین علاج مہیا کرنے کی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح، مریض کے حقوق، جیسے معلومات کی فراہمی، عزت نفس کا تحفظ اور مساوی علاج پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزید بر آں، تحقیق میں عصری مسائل، جیسے طبی بے احتیاطی اور بددیانتی کے چیلنجز کو بھی اسلامی اصولوں کے تحت زیر بحث لایا گیا ہے۔

مبحث اول: علم طب کی اہمیت و ضرورت

سماج اور معاشرے میں طبیب اور ڈاکٹر کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے، حالات اور احوال کے لحاظ سے بھی اطباء کی اہمیت اور ضرورت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ اگر اطباء کی ضرورت کی تکمیل نہ کی جائے تو لوگوں کی زندگیوں پر خطرات کے بادل منڈلانے لگیں، اپنی مخلوق کے ساتھ شفقت اور ان سے حرج اور مشقت کے ازالہ کے لئے شریعت نے علم طب کے سیکھنے کی اجازت دی ہے۔

انسان جب زمین پر آباد کیا گیا تو اس وہاں پر رہنے کا سلیقہ سکھانے اور سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ سکھانے کے لئے تاریخ کے ہر دور میں رسول آے۔ یہ لوگوں کو اچھی زندگی گزارنے کے اصول سکھاتے تھے جن میں ایک صحت مند رہنا بھی رہا ہے۔ تندرستی کو قائم رکھنے اور کھوئی ہوئی صحت کو واپس لانے کی ذمہ داری ایک روحانی علم سمجھا جاتا رہا ہے اور تاریخ کے ہر دور میں اور ہر مذہب میں علاج کرنے والے مذہبی پیشوا نظر آتے ہیں۔ مصر قدیم میں معبدوں کے پروہت علاج کرتے تھے۔ شاستروں کے مطابق علاج کا علم براہم کر تھا اس نے انسان کے فائدہ کے لئے بھاردواج اور اس کے بعد اسنی کمار کو ایک لاکھ اشلوک یاد کروالے تاکہ وہ لوگوں کا بھلا کر سکیں۔ حضرت داود السلام علم الادویہ کے بانی تھے کیونکہ جب وہ چلتے تھے تو ہر درخت اور پتھر ان سے مخاطب ہو کر اپنا نام اور فائدہ بتاتا تھا وہ ان کو لکھ لیا کرتے اور اس طرح علم الادویہ پر پہلی کتاب معرض وجود میں آئی۔ قران مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکمت کے علم کی اہمیت پر ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔[1]

ترجمہ: ہم جس حکمت سکھاتے ہیں اس لوگوں کی بھلائی کا بہت بڑا فریضہ عطا کر دیا گیا۔

اور بھلائی کا جب یہ فریضہ اللہ کے ایک برگزیدہ بندے حضرت لقمان کو عطا ہوا تو قران مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ۔[2]

ترجمہ: ہم نے جب لقمان کو حکمت کا علم عطا کیا تو اس عطیہ پر شکر واجب ہو گیا۔

لقمان کو حکمت کا علم ایسا شاندار ملا کہ لوگ آج بھی اپنے آپ کو طب لقمان کہلوانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

---

[1] www.who.int/medicines
[2] *The New Lexicon, Webster's Dictionary of the English Language*, (Cleveland New York: The World Publication Company, 1988), 621.

ڈاکٹر خالد غزنوی اپنی کتاب طب نبوی اور جدید سائنس میں طب نبوی کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں۔

"علم طب ایک قیافہ ہے معالج گمان کرتا ہے کہ مریض کو فلاں بیماری ہے اور اس کو فلاں دوا مناسب ہو گی اور ان میں کسی چیز کے بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا اس کے مقابلے میں نبی ﷺ کا علم طب اور ان کے معالجات قطعی اور یقینی ہیں کیونکہ ان کے علم کا دارومدار وحی الہیٰ پر مبنی ہے جس میں کسی غلطی اور ناکامی کا کوئی امکان نہیں۔"[3]

جبکہ محمد بن ابی بکر ابن القیم اپنی کتاب طب نبوی میں طب اور طبیب کے حوالے سے یوں تحریر فرماتے ہیں۔

"طب کا یہ مشہور معقولہ ہے کہ پرہیز اور غذا سے جب تک مرض کا دفاع ممکن ہو اس میں علاج بالادویہ کی طرف سے توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ اسطرح یہ ہدایت بھی آب زر سے لکھنی چاہیے کہ طبیب کو دوا کھلانے پلانے میں بہت زیادہ شیفتہ نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ اگر دوا بدن میں وہ اجزء نہیں پاتی جنھیں تحلیل کر سکے تو خود بدن کی کاہش میں لگ جاتی ہے یا اس کسی ایسی بیماری سے سابقہ ہو جاتا ہے جس کے مناسب حال دوا نہ ہو کوئی ایسی چیز جو اس کے مناسب حال ہو جاتی ہے۔"[4]

رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

"عن ابی ہریرۃؓ عن النبیﷺ قال ما انزل الله دآء الا انزل له شفاء۔[5]

اس ضمن میں امام نوویؒ کہتے ہیں کہ "و اما العلوم العقليته فمنها ماهو فرض كفاية كالطب والحساب المحتاج اليه"[6]

طب کی اسی اہمیت کے پیش نظر مسلمان اطباء کی ضرورت اور اہمیت کافی بڑھ جاتی ہے؛ تاکہ میدان طب میں بھی ہم صرف غیر مسلم اطباء پر اعتماد اور تکیہ کیے نہ رہیں، کیونکہ اپنی امراض کے سلسلہ میں ان کی جانب رجوع سے بہت سارے دینی اور دنیاوی نقصانات ہو سکتے ہیں۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں علم طب کی ضرورت اور اہمیت اور بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ موجودہ دور آپریشن اور عمل جراحی کی بدولت طب کے میدان میں ترقی کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ آج کل جنگوں، حادثات کی کثرت، کمپنیوں اور وسائل نقل و حمل کی شکل میں انسانوں کو بے شمار حادثات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ علم طب میں جہاں ایک طرف حاجت مند، کراہتے اور درد و تکلیف سے بلکتے ہوئے مریضوں کے درد کا مداوا اور علاج کیا جاتا ہے ان کی جان بچانے کی تدبیر کی جاتی ہے اور ان کو راحت پہنچائی جاتی ہے، وہیں طبیب علم طب کے سیکھنے کے دوران اللہ عزوجل کی قدرت کی نشانیوں اور اس کے حیرت انگیز عجائبات کا مشاہدہ کرتا ہے، اعضائے انسانی کی عجیب ترکیب و تطبیق اور ان کی موضوعیت اور

---

[3]Al-Baqarah, 2:269.

[4]Luqmān, 31:12.

[5]Ḥālid Ghaznavi, *Tib-e-Nabawi aur Jadeed Science*, (Lahore: Al-Faisal Nashran wa Tajiran Kutub, 2012), 1:16.

[6]Ibn al-Qayyim, *Tib-e-Nabawi*, (Lahore: Shama Book Agency, s.n), 24.

موزونیت اس کو مبتلائے حیرت کئے دیتی ہے، کہ ہر عضو اپنی جگہ سو فیصد فٹ اور موزوں ہوتا ہے، اس کی جگہ دوسرے عضو کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اس کی وجہ سے اس کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اس کی ذات باری کے ساتھ وابستگی، اس کے اسماء اور صفات پر اس کا علم اور یقین اور مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

اسی کو اللہ عز وجل نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

" وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ۔ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ"[7]

ترجمہ۔ اور یقین لانے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے اندر سو کیا تم کو سوجھتا نہیں۔"

مبحث دوم: طبیب کے لئے چند ضروری احکامات

طبیب کے لئے چند ضروری احکامات درج ذیل ہیں۔

أ. **پیشہ طب میں مہارت**

پیشہ طب میں مہارت کے لئے ایک تو علمی صلاحیت و لیاقت اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مناسب لیاقت اور تجربہ ہی مناسب دوا اور علاج کی فراہمی میں معاون اور مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"نعم یا عباد الله تداووا، فان الله عزوجل لم ینزل داء الا انزل له شفاء، علم من وجهل من جهل"[8]

ترجمہ: ہاں اے اللہ کے بندو! دوا اور علاج کرو، چونکہ اللہ عز وجل نے کوئی بیماری ایسی نازل نہیں کی ہے جس کی شفاء نازل نہ کی ہو، اس کا علم بعض لوگوں کو تو ہوا اور بعض لوگ اس سے جاہل رہے۔

اس حدیث میں طب کے میدان میں جدید انکشافات، بحث و تمحیص اور زود اثر اور فعال دواؤں کی تیاری پر زور دیا گیا ہے اور ڈاکٹر کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے فن سے متعلق نئی اور جدید انکشافات پر مطلع ہو؛ چونکہ صحیح اور مناسب حال دوا ہی بیماری کو دفع کر سکتی ہے۔

صحت شریعت میں نہایت ہی مطلوب اور محمود چیز ہے، صحت مند، توانا شخص ہی عبادت خداوندی اور اوامر خداوندی کو بہترین طریقہ سے انجام دے سکتا ہے، اسلام نے شخصی اور اجماعی صحت کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے، شخصی صحت ہی اجتماعی صحت کی ضامن ہوتی ہے، اسلام نے صحت جسمانی کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا ہے اس کا اندازہ ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے، اللہ عز وجل نے قرآن کریم میں فرمایا:

" قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَاأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ"[9]

---

[7] Muḥammad ibn Ismāʿīl Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 1985), 3:309.

[8] Yaḥyā ibn Sharaf Nawawī, *Rawḍat al-Ṭālibīn*, (Beirut: al-Maktab al-Islāmī, 1412H/1991), 10:223.

ترجمہ: ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا ابا جان اس شخص کو نوکر رکھ لیجیے بہترین آدمی جس آپ ملازم رکھیں وہی ہو سکتا ہے جو مضبوط اور امانتدار ہو۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"المؤمن القوی خیرواحب الی الله من المؤمن الضعیف فی کل خیر"[10]

ترجمہ: "طاقتور مؤمن اللہ عزوجل کے یہاں کمزور مؤمن کے مقابل ہر معاملہ میں بہتر اور پسندیدہ ہے۔"

ب. نیت کی درستگی

سب سے پہلی چیز جو طبیب اور ڈاکٹر کے لئے نہایت ہی اہم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت درست کرے اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کو اپنا مطمع نظر بنائے، چونکہ نیت کی درستگی یہ دنیاوی اعمال کو بھی آخرت والے اعمال بنا دیتی ہے۔ کیوں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔ "انما الاعمال بالنیات"[11] ترجمہ: بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

چونکہ جو طبیب اپنے پیشۂ طب سے رضائے خداوندی کا طالب ہوتا ہے وہ مریض کی صحت اور نگہداشت کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گا اور صحیح اور نئی معلومات کی روشنی میں اپنے مریض کا علاج کرے گا، اور حتی المقدور مریض کی صحت کی بحالی کے لئے کوشاں ہو گا، صرف پیسہ اور کاروبار ڈاکٹر کے پیش نظر نہ رہے، ورنہ پھر علاج میں کمی اور کسر رہ جائے گی۔

ت. اخلاق کی پاکیزگی

طبیب کے لئے اہم اور ضروری چیز اخلاق کی پاکیزگی اور درستگی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " ان من خیارکم احسنکم اخلاقاً"[12]

ترجمہ: "تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اخلاق وعادات میں بہتر ہوں۔"

ث. مواقع شبہات سے دور رہے

طبیب اور ڈاکٹر کے لئے یہ بھی اہم اور ضروری چیز ہے کہ مواقع شبہات سے دور رہے، یعنی اس کی عظمت وشرافت سے فروتر اس کی کوئی سرگرمی نہ ہو، کہ اس کی وجہ سے اس کو پھر کبھی عذر و معذرت سے کام لینا پڑے اور اس سے اس پیشۂ کا وقار گھٹ جائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کہا کرتے

---

[9]Al-Dhāriyāt, 51:21-20.

[10] ʿAlī ibn Abī Bakr al-Haythamī, *Majmaʿ al-Zawāʾid*, (Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, 1407H), 8276.

[11]Al-Qaṣaṣ, 28:26.

[12]Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Maktabah al-Shāmilah), 2052.

تھے:" كنا ندع تسعة اعشار الحلال مخافة ان نقع في الحرام"[13] "ہم نو فیصد حلال چیزیں حرام میں پڑنے کے اندیشے سے چھوڑ دیتے تھے۔"

لہٰذا ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ اپنے پیشۂ طب کے ساتھ اسی سے متعلق کوئی ایسا پیشہ اختیار نہ کرے کہ اسے اپنی طبابت کے دوران اس پیشہ اور کاروبار کے مفاد کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑے، اس طرح وہ اپنی طبابت کے ساتھ میڈیکل سٹور بھی چلائے اور مریض کے لئے ایسی دوائیں تجویز کرے، جس میں اس کا نفع زیادہ ہوتا ہو؛ حالانکہ ان ادویہ کے تجویز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؛ بلکہ مریض کے نفع کو ملحوظ رکھے۔

ج. صبر وضبط سے کام لے

یہ حقیقت ہے کہ پیشۂ طب ایک عظیم تر پیشہ ہے، اس کی شرافت اور عظمت کو بتلانے کے لئے صرف یہ بتلا دینا کافی ہے، کہ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰؑ کو بطور معجزہ کے مختلف پیچیدہ امراض کی شفاء ان کے دستِ مبارک میں رکھی تھی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَ أُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ"[14]

ترجمہ: میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں۔

ڈاکٹر کو ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، ان سے کچھ کڑوی کسیلی بھی سننی پڑتی ہے، اس پر صبر وضبط سے کام لے، اسی صبر وضبط کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

" وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ"[15]

ترجمہ: اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔

ح. جدید طبی معلومات پر عبور حاصل کرے

طبیب کو چاہئے کہ وہ جدید علمی وطبی اکتشافات کا علم رکھے، نئی نئی معلومات کو حاصل کرے؛ تاکہ اپنے مریضوں کا بہتر علاج کر سکے، اور ان کو نئے اکتشافات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے علوم اور تجربات کی روشنی میں علاج مہیا کر سے، کیونکہ علم شرف وعزت کا سبب ہوتا ہے اور لاعلمی اور جہالت ناکامی، رسوائی اور ذلت کا پیش خیمہ ہوتی ہے، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں:

"من عمل بغير علم كان ما يفسد اكثر مما يصلح"[16]

[13] Muḥammad ibn Ismā'īl Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Lahore: Maktabah al-Mīzān, 1407H), 1:8.

[14] Muḥammad ibn Ismā'īl Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Lahore: Maktabah al-Mīzān, 1407H), 3:503.

[15] Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad Ghazālī, *Iḥyā' 'Ulūm al-Dīn*, (Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1995), 2:95.

ترجمہ: "جو بغیر علم کے عمل کرتا ہے تو اس کے نقصانات اور بگاڑ کی مقدار اس کے منافع اور اصلاحات کے مقابل زیادہ ہوتی ہے۔"

خ. ہر وقت اللہ سے مدد کا طالب ہو

مسلمان ڈاکٹر کو چاہیے کہ وہ بیماری کے علاج میں ہر وقت اللہ سے مدد اور استعانت طلب کرتا رہے، اور اپنے کام کو "بسم اللہ" سے شروع کرے، کہ جو اللہ کرے وہی ہوتا ہے، اور جو نہ چاہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا، اس طرح اس کے دل میں ایک طرح کا سکون اور اطمینان حاصل رہے گا، اور وہ علاج و معالجہ کے سلسلے میں محظ اپنی ذات پر اعتماد کی بجائے ذاتِ خداوندی کو بھی اپنے کام میں شریک بنالے گا۔

د. لوگوں کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرے

جس ڈاکٹر کے پاس لوگ آئیں تو وہ انہیں ان کا مقام دے، حدیث میں ہے:

"جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف شخص آئے تو اس کا اکرام اور اس کی عزت کرو"

دنیا اور آخرت میں ہر شخص برابر نہیں ہوتا، عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے اور نہ ہی سخی اور بخیل برابر ہوسکتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ غریب و فقیر کو کوئی اہمیت نہ دے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کرے، لوگوں میں سے ہر شخص کو اس کا مقام دے۔ دورِ رسالت میں حضرت عباسؓ ابوسفیانؓ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لائے، اور فرمایا: "اے اللہ کے رسول ﷺ!" ان اباسفیان رجل یحب الفخر "" ابوسفیانؓ کو کوئی اعزاز چاہئے "تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" ومن دخل دار ابی سفیان فھو اٰمن۔"[17] "جو شخص ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اسے بھی امن ہے"

ذ. مریض کی بات غور سے سنے

ڈاکٹر کو چاہئے کہ مریض کی بات غور سے سنے اور اسے بات کرنے کا موقع فراہم کرے اور گفتگو کے دوران اس کی بات کو نہ کاٹے، اور مریض کو اپنی تمام احوال بتانے کا موقع دے، تاکہ کوئی بات اس کے دل میں نہ رہ جائے جس کا وہ اظہار نہ کرسکے، اور اس کو اس کا ملول ہو، اور وہ بعد میں مطمئن نہ ہو۔

ر. تواضع اختیار کرے

ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ متواضع رہے، کہ اللہ عزوجل نے اس کو خدمت انسانی کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے، اس پر اللہ کا شکر بجالانا چاہئے، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اسے اپنی ذات پر اعتماد کا سبق نہ پڑھا دے، کہ اسی سے شفاء یابی اور صحت یابی ہوئی ہے، اس کی ذہانت اور فطانت نے مریض

---

[16]Āl ʿImrān, 3:49.

[17]Āl ʿImrān, 3:186.

کے اچھے ہونے میں کام کیا ہے، بلکہ اسے عنایت خداوندی اور فضل ربانی سمجھے کہ اللہ عزوجل نے اس کے ہاتھ میں شفاء رکھی ہے، اس تواضع سے اس کی معلومات میں اور اس کی عزت وشرافت میں مزید اضافہ ہوگا۔

ز. احکام شریعہ کی ضروری جان کاری ہو

ڈاکٹر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اسے عبادات وغیرہ سے متعلق احکام معلوم ہوں؛ چونکہ لوگ ڈاکٹر سے وہ مسائل جو عبادات صحت اور مرض سے متعلق ہوتے ہیں اس کا سوال کرتے ہیں، جان کاری نہ ہونے کی صورت میں خود یہ بھی اور مریض بھی ممنوعاتِ شریعہ کے مرتکب ہوسکتے ہیں۔

س. جھوٹی گواہی نہ دے

طبیب کو جب گواہی کی یا کسی طبی جانچاور رپورٹ کو پیش کرنے کی ضرورت ہو تو حقیقت پر مبنی رپورٹ پیش کرے، قرابت داری، اعزاءپروری، دوستی، محبت وغیرہ یہ چیزیں خلاف واقعہ رپورٹ دینے پر اسے مجبور نہ کریں اور جھوٹی گواہی نہ دے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنے اصحاب سے کہا: " الا انبئكم باكبر الكبائر" "کیا میں تم کو کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں، صحابہ کے کہا: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ! نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر آپ ﷺ نے تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا: "وقول الزور"[18] "اور سن لو جھوٹی گواہی"

حضور ﷺ اس کو مکرر فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ خدشہ ہونے لگا کہ آپ ﷺ خاموش نہ ہوں گے۔ ایسے ہی اگر کبھی مریض طبی رپورٹ طلب کرے تو یوں ہی اسے منع نہ کردے؛ چونکہ یہ رپورٹ شہادت کے درجہ میں ہوتی ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

" وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ"[19]

ترجمہ: اور شہادت ہرگز نہ چھپاو، جو شہادت چھپاتا ہے، اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔

ش. بیمار کے راز پوشیدہ رکھے

ویسے تو ہر مسلمان کے لئے یہ لازم اور ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے راز پوشیدہ رکھے، ڈاکٹروں کے لئے ہو یہ نہایت ضروری اور اشد چیز ہے؛ چونکہ بیمار ڈاکٹر کے سامنے رضاکارانہ طور پر اپنے امراض کو ظاہر کرتا ہے، ڈاکٹر کو چاہئے کہ بیماری کی جو کوئی بھی معلومات اسے ہوں ہو اسے راز میں رکھے، اس کے امور اور امراض کا دوسروں سے اظہار نہ کرے۔

---

[18] Aḥmad ibn Ḥusayn al-Bayhaqī, *Shuʿab al-Īmān*, (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, s.n), 5021.

[19] *Maʿrifah al-Sunan wa al-Āthār: al-Muslim yadkhul dār al-ḥarb fa yashtari*: Ḥadīth 5984, (Maktabah al-Shāmilah), 297.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان عبداللہ بن عمرؓعن رسول اللہ ﷺ قال: من ستر مسلماستره الله فی الدنیا والاٰخرة"[20]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو اللہ عزوجل دنیا اور روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی کریں گے"۔

ص. کسی شرعی یا علمی جواز کے بغیر علاج سے نہ رکے

ڈاکٹر کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی عزرِ شرعی یا علمی کے کسی کے علاج سے رک جائے، اور ایسی دوا تجویز نہ کرے جس سے ظن غالب شفاء کا ہو، ایسے ہی حرام ادویہ جیسے نشہ آور چیزیں تجویز نہ کرے اگر مباح سے اس جگہ کام چل سکتا ہو۔جب نسخہ لکھے تو واضح تحریر لکھے کہ میڈیکل والے کو دوائی دینے میں غلطی نہ ہو۔ڈاکٹر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بیمار کو دوا کا طریقۂ استعمال، اوقات، اور دوا کے استعمال کے دوران رونما ہونے والے اثرات بتلا دے۔

ض. بغیر کسی ضرورت کے حدودِ شرع کو نہ تجاوز کرے

ڈاکٹر کو چاہیے کہ ممنوعات شریعہ کو بقدر ضرورت استعمال کرے، مریض کی شرمگاہ بقدر ضرورت دیکھنا اور اس کا مس کرنا جائز ہے، جب ڈاکٹر جانچ پڑتال کر چکے تو اب اس کے بعد بغیر کسی ضرورت کے مریض کی شرمگاہ کا دیکھنا اور اس کا مس کرنا بلکل ناجائز اور حرام ہو گا۔کیونکہ فقہی قاعدہ ہے:"ماجاز لعذرٍ بطل بزواله"[21]ترجمہ:"جو چیز عذر کی وجہ سے جائز ہوتی ہے وہ عذر کے ختم ہونے پر اس کا جواز بھی ختم ہو جاتا ہے۔"

اس بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُم"[22]

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

ط. مریض کی بھلائی کے لئے اس کی جان ختم نہ کرے

ڈاکٹر کے لئے جائز نہیں کہ ہوہ مریض کی بھلائی کے لئے یا جذبہ رحم اس کی جان لے لے، چونکہ یہ بھی قتلِ نفس شمار ہو گا جس کو اللہ عزوجل نے حرام کہاہے، لہٰذا ڈاکٹر کو کسی بھی صورت میں مریض کی جان کو ختم کر دینے کا اختیار نہ ہو گا، مثلاً کوئی بیمار شخص جو اپنی زندگی اور بیماریوں سے تنگ

---

[20] Muḥammad ibn Ismāʻīl Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Lahore: Maktabah al-Mīzān, 1407H), 1:362.

[21] Al-Baqarah, 2:283.

[22] ʻAbd al-Wahhāb ibn Taqī al-Dīn al-Subkī, *al-Ashbāh wa al-Naẓā'ir*, (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1411H/1991), 1:84.

آچکا ہے تو اس کی تکلیف اور موت وزیست کی کشمش کو ختم کرنے کے لئے اور اس کی اس ڈانواں ڈول زندگی پر ترس کھا کر اس کی جان ہی ختم کردے، خواہ یہ اس مریض کے مطالبہ پر ہو یا اس کے رشتہ داروں کے مطالبہ پر، بہر صورت اس طرح جان کو ختم کردینا جائز نہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم سے پہلے ایک شخص کو ایک زخم تھا، اس نے اس زخم کی تاب نہ لاکر ایک چھری لی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا، خون رکا نہیں اور اس سے اس کی موت واقع ہوگئی، اللہ عزوجل نے فرمایا: بندے نے بذاتِ خود میرے پاس آنے میں جلدی کی لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کردی"۔"بادرنی عبدی بنفسه حرمت عليه الجنة"[23]

ظ. بیمار کو حکمت اور نرمی کے ساتھ مرض بتائے

اگر مریض ڈاکٹر سے بیماری کے بارے میں دریافت کرے تو پوری دانش مندی اور حکمت عملی کے ساتھ اس بیماری کا اظہار کرے، بیمار کا ربط اور تعلق اللہ عزوجل سے قائم کرے، اس کے ساتھ لطف ومہربانی کا رویہ اختیار کرے، اس کی ڈھارس بندھوائے، ان امور کی اہمیت کو بتاتے ہوئے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ان عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ عن رسول الله ﷺ قال:من فرج عن مسلم كربة من كرب الدنيا، فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة"[24]

ترجمہ: "جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں کوئی مصیبت دور کرے، تو اللہ عزوجل اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کریں گے"

ع. خندہ پیشانی اور خوش خلقی کا مظاہرہ کرے

ڈاکٹر کو چاہیے کہ خلیق، ملنسار، ہنس مکھ اور خوش مزاج ہو، مریضوں سے خندہ پیشانی اور کھلے مزاج سے ملے، اچھی طرح ان کے احوال دریافت کرے، اپنی آواز پست رکھے، زیادہ زور وشور سے نہ بولے؛ چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ"[25]

ترجمہ: اور اپنی آواز پست رکھ، سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔

غ. مریضوں کے سامنے دوسرے ڈاکٹروں پر تنقید نہ کرے

---

[23]Al-Nūr, 24:30.

[24]Muḥammad ibn Ismāʻīl Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Lahore: Maktabah al-Mīzān, 1407H), 1:330.

[25]Luqmān, 31:19.

ڈاکٹر کو اپنی حوالے سے غور وفکر چاہئے، اپنے امور میں مہارت، وقت اور کام پر اسے دھیان رکھنا چاہئے، نہ یہ کہ اپنے دیگر ڈاکٹروں کے نقائص و اوصاف کو بیان کرنے میں لگا رہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوه "[26]

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمھارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے۔

طبی آداب و احکام اور اطباء کے فرائض کے سلسلہ میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے کچھ طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض اپنے آٹھویں فقہی سیمینار منعقدہ علی گڑھ مقرر کیے ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں۔

مبحث سوم: طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا اعلامیہ طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض کے بارے میں بہت اہم اصول فراہم کرتا ہے، جن کا مقصد مریضوں کے حقوق، معالج کی ذمہ داریوں، اور انسانی جان کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے۔ اعلامیے میں درج چند اہم نکات یہ ہیں:

أ. **علم و تجربہ کی مہارت**

* علاج صرف وہ شخص کر سکتا ہے جو فن کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار ہو۔ غیر مستند افراد کے ذریعے علاج معالجہ کرنا جائز نہیں۔
* اگر غیر مجاز شخص کا علاج کرنے سے مریض کو غیر معمولی نقصان پہنچے، تو اس کے ذمہ دار ہوں گے۔

ب. **معالج کی ذمہ داری**

* اگر مستند معالج کی طرف سے کوتاہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مریض کو نقصان پہنچتا ہے، تو معالج پر ضمان لازم ہے۔
* ڈاکٹر کو مریض کے اولیاء کی اجازت کے بغیر علاج یا آپریشن کرنے کی اجازت نہیں، اور اگر اس سے مریض کو نقصان ہو تو ڈاکٹر ذمہ دار ہوگا۔

ت. **اجازت کے بغیر آپریشن**

* اگر مریض بے ہوش ہو اور اس کے اولیاء موجود نہ ہوں، اور ڈاکٹر محسوس کرے کہ مریض کی جان بچانے کے لئے فوری آپریشن ضروری ہے، تو ڈاکٹر اجازت کے بغیر آپریشن کر سکتا ہے، لیکن اگر آپریشن کی وجہ سے مریض کو نقصان پہنچے، تو ڈاکٹر ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ث. **نکاح اور بیماری کا انکشاف**

---

[26]Al-Ḥujurāt, 49:12.

* اگر کسی شخص میں کوئی ایسی بیماری یا عیب ہے جو رشتہ نکاح پر اثر انداز ہو سکتی ہے، تو ڈاکٹر کو مریض کی بیماری کے بارے میں متعلقہ فرد کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ تاہم، اگر مریض یا اس کے اولیاء خود ڈاکٹر سے رابطہ نہ کریں، تو ڈاکٹر کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ انہیں اطلاع دے۔

ج. **محتسب اور عوامی حفاظت**

* ڈاکٹر کو ضروری ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی حالت کے بارے میں متعلقہ حکام کو آگاہ کرے جو عوامی حفاظت کے لئے خطرہ بن سکتا ہے، جیسے ڈرائیوروں کی صحت کی حالت یا کسی نشہ آور عادت میں مبتلا شخص کی حالت۔

ح. **مجرم کے بارے میں رپورٹ**

* اگر ڈاکٹر کو مریض کے جرم کے بارے میں علم ہو اور اس جرم میں بے گناہ شخص کو سزا دی جارہی ہو، تو ڈاکٹر پر فرض ہے کہ وہ حقیقت حال کو ظاہر کرے اور راز داری نہ اختیار کرے۔

یہ اعلامیہ اسلامی فقہ کے اصولوں پر مبنی ہے، جس میں معالجین کے کردار کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ مریضوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے اور معاشرتی اخلاقیات کی پاسداری کی جا سکے۔"[27]

خلاصہ بحث

اسلامی تعلیمات میں انسانی زندگی کی حفاظت اور صحت کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ فقہ اسلامی میں علم طب کو نہ صرف ایک عظیم پیشہ قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کے ذریعے انسانیت کی خدمت کو عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس تحقیق نے طبیب کی اخلاقی ذمہ داریوں، جیسے دیانت داری، رازداری، اور بہترین علاج مہیا کرنے کے اصولوں کو واضح کیا ہے، ساتھ ہی مریض کے حقوق، جیسے معلومات کی فراہمی، عزتِ نفس کا تحفظ، اور مساوی علاج کو اجاگر کیا ہے۔ عصری مسائل جیسے طبی بددیانتی اور بے احتیاطی کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں زیرِ بحث لا کر یہ تحقیق اسلامی فقہ اور جدید طبی اخلاقیات کے مابین ایک ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ مطالعہ طبیب اور مریض کے درمیان ایک متوازن اور اخلاقی تعلق کو فروغ دینے کے لیے عملی سفارشات فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Muslim ibn Ḥajjāj, Abū al-Ḥusaīn, al-Qushīrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishā pūr: Dār al-Khilāfā al-Ilmīya, 1330 AH.

[27] Āṭhwānā Fiqhī Seminar (Aligarh) ba-tārīkh 29-27 Jumādā al-Ulā 1416H mutābiq 24-22 October 1995.

* Muḥammad ibn Ismāʻīl Bukhārī. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Lahore: Maktabah al-Mīzān, 1407 AH.
* Ḥālid Ghaznavi. *Tib-e-Nabawi aur Jadeed Science*. Lahore: Al-Faisal Nashran wa Tajiran Kutub, 2012.
* Ibn al-Qayyim. *Tib-e-Nabawi*. Lahore: Shama Book Agency, s.n.
* Yaḥyā ibn Sharaf Nawawī. *Rawḍat al-Ṭālibīn*. Beirut: al-Maktab al-Islāmī, 1412 AH/1991.
* Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad Ghazālī. *Iḥyā' ʿUlūm al-Dīn*. Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1995.
* Aḥmad ibn Ḥusayn al-Bayhaqī. *Shuʿab al-Īmān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, s.n.
* ʿAbd al-Wahhāb ibn Taqī al-Dīn al-Subkī. *al-Ashbāh wa al-Naẓā'ir*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1411 AH/1991.